

قُلْ إِنَّ كُنُوزَكُمْ تُحِيطُ بِهَا اللَّهُ فَابْتَغُوا فِي حُبِّكُمْ وَاللَّهُ
 آپ کہہ دیجئے کہ اگر تم اللہ تعالیٰ سے
 محبت رکھتے ہو تو تم لوگ میرا اتباع کرو اللہ تعالیٰ تم سے محبت
 کرنے لگے گا۔ (آل عمران ۳)

ایک مجلس حقے تین طلاق



پاسبانِ حق @ یاہو ڈاٹ کام

Telegram CHANNEL: <https://t.me/pasbanehaq1>



طلاق طلاق طلاق

از مخبر جامعہ عثمانیہ
 طبعہ ثانیہ

شیخ الاسلام حضرت مولانا شاہ محمد کافور صاحب مدظلہ العالی

مکتبۃ النور پریس گراس
 لاہور ۵۴۳۵۰

تصانیف

محمد جاوید عثمان میمن

خلیفہ مجاز

شفیق الامت حضرت مولانا شاہ محمد فاروق صاحب سکھروی رحمۃ اللہ علیہ

○ مناجات مصطفیٰ ﷺ (ترجمہ)

○ تجر اور چالیسویں کی شری نیت پاسبان حق @ یا حوڈاٹ کام

○ غار جنازہ کے بعد کی دعا کاظم

[Telegram CHANNEL]

○ درود و سلام پر مفضل منکر

○ قرآن و سنت کی روشنی میں میاں ثواب کی اہمیت

○ ایک مجلس کی نین ملحق <https://t.me/pasbanehaq1>

○ حدیث منورہ کی عظمت و محبوبیت

○ فرض نمازوں کی بعد و حلی دعا کا ثبوت

○ اسلام اور نکاح (ترجمہ)

○ شعبان کی پندرہویں رات کی حقیقت

— ملنے کا پتہ —

اسلامی کتب خانہ

علامہ بنوری ٹاؤن، کراچی نمبر ۵

ایک مجلس کے تین طلاق

از
محمد جاوید عثمان مہین
خلیفہ مجاز

شفیق الامت
حضرت مولانا شاہ محمد فاروق صاحب
رحمۃ اللہ علیہ

مکتبۃ النور
پوسٹ بکس نمبر ۱۲۰۱۲
کراچی ۵۳۵۰، پاکستان

طباعت و اشاعت کی عام اجازت ہے بشرطیکہ تصدیق نہ کیا جائے

کتاب	➤ ایک مجلس کی تین طلاق
تاریف	➤ محمد جاوید مظہر میمن
طبع اول	➤ ربیع الاول ۱۴۲۲ھ ۲۰۰۱ء
تعداد	➤ ۱۰۰۰
ناشر	➤ مکتبہ المنور کراچی
قیمت	➤
رابطہ	➤ محمد جاوید مظہر میمن، فون: ۲۹۳۳۱۶۰
مطبوعہ	➤ ایجوکیشنل پریس۔ پاکستان پرنٹنگ۔



ملنے کے پتے

- اسلامی کتب خانہ، بنوری ٹاؤن، کراچی
- مکتبہ المعروفی، جامعہ فاروقیہ، کراچی
- ادارہ بیت الاحقرآن، اردو بازار، کراچی
- دارالاشاعت، اردو بازار، کراچی
- کتب خانہ نظیری، گلشن اقبال، کراچی
- مکتبہ قحافی، اردو بازار، کراچی
- ادارہ اسلامیات، انارکلی، لاہور

فہرست مضامین

صفحہ	عنوان
۷	۱۔ تفریح - ممدوی و مختاری حضرت مولانا مفتی عبدالقادر صاحب دامت برکاتہم
۹	۲۔ حرف آغاز
۱۵	۳۔ قرآن کریم کا حکم
۱۷	۴۔ حقائق کے معنی
۱۷	۵۔ حقائق کی قسمیں
۲۰	۶۔ ایک مجلس کی تین حقائق
۲۰	۷۔ حقائق دینے کا شرعی طریقہ
۲۱	۸۔ مولانا مہدائتی قرآنی محلی اُحنوی کا فتویٰ
۲۲	۹۔ مولانا مہدائتی قرآنی محلی اُحنوی کے فتویٰ کی تطبیق
۲۲	۱۰۔ غیر متقدموں کا فتویٰ
۲۳	۱۱۔ غیر متقدموں کے فتویٰ کا جواب
۲۸	۱۲۔ ۱) پہلی حدیث
۲۹	۱۳۔ ۲) دوسری حدیث
۲۹	۱۴۔ ۳) تیسری حدیث
۳۲	۱۵۔ ۴) چوتھی حدیث

۳۳	۱۔ ﴿﴾ پانچویں حدیث
۳۳	۲۔ ﴿﴾ چھٹی حدیث
۳۳	۳۔ ﴿﴾ ساتویں حدیث
۳۴	۴۔ ﴿﴾ آٹھویں حدیث
۳۵	۵۔ ﴿﴾ نویں حدیث
۳۶	۶۔ ﴿﴾ دسویں حدیث
۳۹	۷۔ امیر المومنین حضرت سیدنا علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ کا فتویٰ
۳۹	۸۔ حضرت سیدنا امام حسن ابن علی رضی اللہ عنہ اور سیدنا علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ کا فتویٰ
۳۹	۹۔ حضرت سیدنا محمد بن عمر رضی اللہ عنہ تھامی کا فتویٰ
۴۰	۱۰۔ حضرت سیدنا محمد بن عباس رضی اللہ عنہ تھامی کا فتویٰ
۴۰	۱۱۔ حضرت امام طاہس بن کبیر رحمۃ اللہ علیہ کا فتویٰ
۴۰	۱۲۔ حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا فتویٰ
۴۱	۱۳۔ حضرت امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کا فتویٰ
۴۱	۱۴۔ حضرت محمد بن اسماعیل امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کا فتویٰ
۴۱	۱۵۔ حضرت امام ابو جعفر احمد بن محمد طحاوی رحمۃ اللہ علیہ کا فتویٰ
۴۲	۱۶۔ حضرت امام بدر الدین عینی رحمۃ اللہ علیہ کا فتویٰ
۴۲	۱۷۔ حضرت امام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ کا فتویٰ
۴۲	۱۸۔ حضرت علامہ آلوسی رحمۃ اللہ علیہ کا فتویٰ
۴۳	۱۹۔ حضرت امام ذرقانی رحمۃ اللہ علیہ کا فتویٰ
۴۳	۲۰۔ حضرت ابو ذر غفاری رحمۃ اللہ علیہ کا فتویٰ
۴۳	۲۱۔ حضرت ابو ذر غفاری رحمۃ اللہ علیہ کا فتویٰ

- ۳۳ حضرت امام جلال الدین عبدالرحمن سیوطی شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا فتویٰ
فتویٰ
- ۳۴ حضرت امام حافظ ابن حجر عسقلانی شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا فتویٰ
- ۳۴ حضرت امام محمد بن عبدالرحمن دمشقی شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا فتویٰ
- ۳۴ حضرت امام حافظ ابن القیم الجوزی رحمۃ اللہ علیہ کا فتویٰ
- ۳۵ حضرت امام بدر الدین ابو جعد رحمۃ اللہ علیہ کا فتویٰ
کا فتویٰ
- ۳۵ حضرت تاج محمد بن علی امام شوکانی رحمۃ اللہ علیہ کا فتویٰ
- ۳۵ علامہ شری کا تشریح
- ۳۶ علامہ کے کردہ فتویٰ ہونے کی صورت
- ۳۷ محکم اور محکم لفظ رسول پاک ﷺ کی طرف سے سنت



پاسبانِ حق @ یا مہوڈاٹ کام

Telegram CHANNEL:

<https://t.me/pasbanehaq1>

مانعہ عمر حضرت خواجہ عزیز الحسن صاحب مجذوب غوریؒ کلام مجذوب

دیا ہے اس طرح وہ رخصت نکام تھا
 ہر اسوا سے غافل شوقی کا ہی تھے
 ہے غریب وہ عالم اک کسے غارت ہے
 دگ دگ میں تھکتے دم وہ صوفی نہیں کے راست
 مگر کچھ ہمارے ہائی ہے بشارت
 رخصت سے اٹھ کر صیبت گدہ سارے
 ہوں ارمیل عاقبتی اشرف کا واسطہ ہے
 اپنے کرم سے کرا لے کہ کچھ لیں ہی مثال
 نمودوں کے آگے دھوا کرنا نہ کہ ا سوا
 بنا جگہ کچھ لکے لکے بندوں میں غاص اپنے
 عسری ہے پہنچ کر اس تختہ لب کہ حاصل
 جنت میں جہنم جوت وہ ثناء کام نہی
 وہ جلتہ انجاء ہے اصحاب دارالہواء ہے

دھوں میں کا دگڑا مجذوب وہ چکا ہے

اب آگے فضل کرا دے لب ہے کام تھا

مکمل مجذوب صلی ۸۸۸



مخدومی و محترمی حضرت مولانا مفتی عبدالقادر صاحب دامت برکاتہم
مفتی و مدرس جامعہ العلوم الاسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن، کراچی

بسم اللہ الرحمن الرحیم ط

الحمد للہ و کفی و سلام علی عبادہ الذین اصطفی۔ اما بعد!

طلاق ایک چہنچہ و مباح چیز ہے جب کہ کبھی کبھی اس کی اشد ضرورت بھی پیش
آتی ہے اس لئے اس چہنچہ و چیز کو بہ وقت ضرورت استعمال کرنے کے لئے شریعت
نے کچھ ضابطے بھی مقرر کئے ہیں۔

ان میں سے ایک یہ کہ یہ طلاق تب ہی استعمال کرے کہ جب اس کی ضرورت
در پیش ہو جذباتی اقدام کے طور پر نہ ہو۔ دوم یہ کہ اگر طلاق دینی ہو تو ایک پر اکتفا کیا
جائے اور اگر تین طلاقات دینی ہوں تو ایک طلاق پاکی کے زمانہ میں دہی جائے۔ پھر
دوسرے بار کی دوسری پاکی میں دوسری طلاق، پھر تیسری پاکی میں تیسری طلاق دے۔
اس طرح سے فریقین کو سوچ بچ کر قدم اٹھانے کا موقع مل جاتا ہے، ایک وقت تین
طلاق دینے سے منع کیا گیا ہے، کیونکہ ایسا کرنے سے طلاق تو تینوں ہو جاتی ہیں مگر عام
طور پر لوگ نام ہی ہوتے ہیں اور یہ طریقہ شریعت کے ساتھ مذاق بھی ہے۔

لیکن کیا کہا جائے ان مسلمان بھائیوں کے بارے میں کہ ایک تو وہ ضروری اور
بہتر فرض دینی مسطرات حاصل نہیں کرتے اور پھر خود غلطی اور حماقت کر کے بیک
وقت تین طلاق دیکر دوبارہ پھرتے رہتے ہیں کہ کہیں سے کوئی کنجائش کا پردانہ مل
جائے اور پھر شریعت اور اہل شریعت پر تنقید کرتے ہوئے نہیں شرماتے کہ دین میں
کنجائش کیوں نہیں، حتیٰ کہ اپنے مذہب کو خیر باد کہہ کر غلط مذہب اختیار کرنے میں بھی

خدا کا خوف نہیں کرتے۔

”برادرِ م جناب مولانا محمد جاوید مکن صاحب“ نے اس موضوع پر روشنی ڈالی اور اس نام مسئلہ پر کتابچہ لکھا ہے جو ”ایک مجلس کی تین مثالیں“ کے نام سے معنوں ہے ماشاء اللہ انہوں نے محنت سے اس موضوع پر بعض نکلہ فہمیوں کا کافی روشانی جناب دیا ہے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ موصوف کی محنت کو شرف قبولیت سے نوازے اور اُمتِ مسلمہ کے لئے نفع بنائے۔ آمین

وصلی اللہ تعالیٰ علی غیر خلقہ محمد و آلہ

و صحبہ اجمعین

لکھنؤ
محمد عسکری قادری

۱۵ مارچ ۲۰۲۱ء

۱۵ - ۱۶ - ۲۰۲۰



پاسبانِ حق @ یا مہوڈاٹ کام

Telegram CHANNEL:

<https://t.me/pasbanehaq1>

حرف آغاز

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الحمد لله رب العالمين، والعاقبة للمتقين، ولا عدوان الا على
الظالمين، والصلوة والسلام على سيدنا محمد وآله وصحبه
اجمعين

جب کسی مسلمان مرد کا کسی مسلمان عورت کے ساتھ نکاح ہو جائے تو اس کے
بعد زندگی بھر ایک دوسرے کو چاہنے اور نبانے کی کوشش کرنی چاہئے اس لئے کہ یہاں
بیوی کا تعلق یہ زندگی بھر کا تعلق ہے، دو آدم کا ساتھ ہے ایک ایک لمحہ کی رفاقت ہے اور
نکاح زندگی بھر نبانے کے لئے ہوتا ہے۔

رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے مردوں کو کئی طرح سے سکھایا ہے اور نبانے کا حکم
دیا ہے، ایک حدیث میں ہے کوئی مومن مرد کسی مومن عورت سے بالکل بغض نہ رکھے
یعنی یہ نہ کرے کہ اس کو بالکل ”کنڈم“ قرار دے دے اور یہ کہے کہ اس میں تو کوئی
چھائی نہیں ہے۔ کیونکہ اگر اس کی کوئی بات پسند ہے تو اس کی دوسری کوئی بات پسند
بھی ہوگی۔ (درود، مسلم، مشکوٰۃ، ص ۱۲)

قرآن کریم میں بھی اللہ تبارک و تعالیٰ غل جھلا کا اور شاد کرای ہے۔

﴿فَانْكَرْهُمْ مِنْ قَوْمِي اِنْ لَكُمْ هُوَ اَشْيَا وَتَجْعَلِ اللّٰهُ ضِيَةً
خَيْرًا كَثِيرًا﴾

”یعنی اگر تمہیں وہ موردِ غم پسند نہیں جو تمہاری نکاح میں آئیں، تو اگرچہ
وہ تمہیں پسند ہیں لیکن ہو سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان میں بہت خیر رکھی
ہو۔“

اس لئے علم یہ ہے کہ اچھے و منف کی طرف نگاہ کرنا اس سے تمہارے دل کو تسلی
بھی ہوگی اور عطا کی کاروائی بھی بند ہو گا، کیونکہ عطا کی دینا اسلام کے مزاج کے خلاف
ہے۔

جب نہایت اسلام کا مزاج نصیرا تو عورت کی جانب سے عطا کا سوال اخلاقی اور
غیر اسلامی فعل ہو گا۔

میں بیوی کے آپس میں اگر اختلافی ہو جائے اور اختلافات شروع ہو جائیں تو اس
موقع پر قرآنی تعلیمات سے رہنمائی حاصل کرنے کے بجائے جہالت پر اتر آتے ہیں
قرآن کریم نے صلح مساعی کے ذریعہ اختلافات ختم کرنے کا جو حکیمانہ نظام وضع کیا ہے
اس کو چھوڑ کر فوراً اختلافی قدم اٹھا لیتے ہیں پس تمہیں عطا کی دے دی اور سمجھتے ہیں کہ
فصلہ لے کر نے کا یہی سناؤ لیکن یہ اس کے بعد جب علم ہوتا ہے کہ اس سے بیوی
حرام ہو چکی ہے اب بیوی کو اپنے پاس روکے گا کوئی راستہ نہیں ہے اب ہوش آتا ہے
کہ کتنی بڑی غلطی کر بیٹھا پھر یہ عقلی کے عالم میں بھاگے بھاگے مستقبلِ کرام کے پاس
آتے ہیں کہ جناب خیر میں تمہیں عطا کی دے دی ہیں، بچے چھوٹے چھوٹے ہیں ان کو
کوئی سنبھالنے والا نہیں۔ ہم دونوں میں بیوی میں اتنی محبت ہے کہ ایک دوسرے
کے بغیر رہی نہیں سکتے کوئی راستہ بتائیے اس کا کیا کفارہ ہے؟ مستقبلِ کرام اب فتویٰ
دیتے ہیں کہ اب کوئی راستہ نہیں رہا آپ نے خود ہی اپنی جہالت سے تمام راستے ختم
کر لئے اور تمہیں عطا کی دے دیں۔ اب لوگوں کے کہنے پر یہ شخص غیر مقلد ہیں اور

ماذون قسم کے سولہویں اور مقتویں کے پاس جا کر اپنا ایمان خراب کرتا ہے اور یہ غیر مقلدین جو غلط فتویٰ دے کر تین طلاقیں دینے والے کی مقلد بیوی (اجو اس کے لئے قلعہ حرام ہو جاتی ہے) کو پھر طلاق دینے والے کی طرف لوٹا کر بیٹ کے لئے اس فعل حرام کے مرتکب ہونے کا موقع فراہم کر کے طلاق دینے والے مردوں اور مقلد بیویوں پر ظلم عظیم کرتے ہیں یاد رکھئے کہ اس فعل حرام کا وبال کھینکا کہ یہ غیر مقلدین اور ماذون (حدت پسند) سولوی یا مٹ بنتے ہیں ان پر بھی اتنا ہی ہو تا ہے جتنا ظالمین پر بلکہ ظالمین کے فعل حرام سے وجود میں آنے والی نسل حرام اور پھر نسل در نسل اس قسم تلے کا وبال بھی ان غیر مقلدین مقتویں پر ہی ہو تا ہے کیوں کہ انہوں نے ہی منسوخ حدیث سے استدلال کر کے اور دوسری احادیث کا مفہم غلط سمجھ کر انت میں حرام کاری کا دروازہ کھولا اور خود اس کے تمام ہتھیار نکال دیے۔

خداوند! یہ تیرے ساتھ دل بندے کو مہر جائیں

کہ درویشی بھی عیاری ہے سلطان بھی عیاری

جاننا چاہیئے کہ موجودہ دور فقہ ولسا کا دور ہے۔ کفر و الٹو بے دینی کی ہوش ربا آغوشیں کھل رہی ہیں۔ بد مذہبی، لادینی نئی نئی صورتوں میں نمودار ہو رہی ہے۔ مسلمانوں کو ایمان سنبھال مشکل ہو گیا ہے۔ وہ شخص ہی اس وقت ایمان سنبھال سکتا ہے جو کسی مقبول پارہ گاہ بندے کے دامن سے وابستہ ہو۔ دور حاضر کے فتنوں میں سے ایک خطرناک فتنہ غیر مقلدیت (ام نہاد اہل حدیثوں کا ہے۔ غیر مقلدوں کا طریقہ یہ ہے کہ اپنے خلاف کی بیان کردہ حدیث کو ضعیف کہہ دیتے ہیں انہیں صرف ضعیف کا سہی یاد ہے ان کے اس ضعیف ضعیف کی رٹ لگانے نے آج مسلمانوں میں "مکریں حدیث" پیدا کر دیئے۔ جو کہنے لگے کہ کسی حدیث کا اقتباس نہیں۔ سب ضعیف ہی ہیں صرف قرآن کو مانو۔ نیز مقام نقیب یہ ہے کہ غیر مقلدین اپنے آپ کو اللہ حدیث تو کہتے ہیں مگر حقیقت میں یہ مکریں حدیث کی فوٹو انیٹ ہے۔ غیر مقلدین نے ۱۸۸۸ء میں

اپنے لئے انگریز سے الٹھریٹ کا مذاکرات کرنا تھا۔

(در سالہ اشاعت السنہ، جنگ آزادی ۱۸۵۷ء)

بچے کے تم اور نہ ساقی تہلہ سے

اگر کاؤ ڈوبی، تو ڈوبے سارے

مگر ساتویں صدی ہجری میں علامہ ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ اور علامہ ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ کے اختلاف کی بنا پر آج یہ مسئلہ ایک "مذہبی" و "ذہنی" مسئلہ بن گیا ہے۔ اگر یہ دونوں حضرات اپنے دور میں جمہور امت سے اختلاف نہ کرتے تو آج کسی کو اس عقیدہ مسلک کے خلاف لب کشائی کی جرأت ہی نہ ہوتی۔

علامہ ابن قیم کو خاص اس طلاق کے مسئلہ پر حکومت وقت نے ٹوٹ پر بخاک در سے لاد کر شہر میں گھٹ کر کے سخت توپین کے بعد سزائے قید بھی دی تھی کیونکہ اس وقت تک فقہین طلاق کو ایک قرہہ دے کر شوہر کے لئے مطلقہ سزا کو حلال قرار دینا نہ صرف جمہور انصار میں تاثر و افسوس و الجھامت کے خلاف تھا بلکہ یہ شیعوں کا شعار بھی تھا۔

اس میں شک نہیں کہ یہ دونوں حضرات بہت بڑے امام اور مجدد تھے۔ مگر اس سے یہ بات لازم نہیں آتی کہ ان کی ہر رائے اور ہر فیصلہ کو آنگہ بند کر کے قبول کر لیا جائے۔ کیونکہ کوئی بھی بات محض دلائل کی قوت کی بنا پر تسلیم کی جا سکتی ہے، نہ کہ کسی کی شخصیت کی بنا پر اور یہ ایک ایسا اصول ہے جس میں کسی کو اختلاف نہیں ہو سکتا۔ ظاہر ہے کہ ہر امام اور مجدد غلطی کر سکتا ہے اور غلطی سے پاک صرف انبیاء کرام علیہم السلام کی ذات باریکات ہی ہو سکتی ہے۔ لہذا شرعی مسائل میں شخصیت پرستی کے بجائے دلائل کو پیش نظر رکھنا چاہیئے۔ ورنہ سر در شے حیات کم ہو جائے گا۔

مشکلات عمل سے کہ یہ غافل ہیں تو جنگ ہوں

اندا کام ہے، نیک اور بد کا ان کو سمجھا

انقراس رسالہ کا نام ”ایک مجلس کی نئی مثال“ رکھتا ہے، آخر میں تمام تحریریں، ہاشمیں، تاجکین و مسلمانین سے علوم و دل سے درخواست ہے کہ وہ اس رسالہ کو پڑھتے ہوئے اپنی مقبول دعاؤں میں انقراس کو ضرور یاد رکھیں۔ یہ مجلس آستانہ شفیق الامت حضرت اقدس عارف باللہ سیدی و مرشدی و محبوبی حضرت مولانا شاہ محمد طارق صاحب سکھروی رحمۃ اللہ علیہ کی نگاہ کرم اور قلم کی کرامت اور قلب مبارک کی تاثیر اور فیض عام کے برکات ہیں جس سے انقراس آشنا قلم، پنجم بصیرت کی ایک ادنیٰ تحفہ حاصل ہونے کے بعد دل و زبان بے اختیار یہ کہنے پر مجبور ہے کہ یہ سب کچھ میرے آقا سیدنا و مولانا شفیق الامت رحمۃ اللہ علیہ کے مبارک قدموں میں بیٹھنے کی ہر قسم ہیں جس کے سبب آج انقراس یہ کتاب پایہ تکمیل کو پہنچ رہی ہے اللہ تبارک و تعالیٰ جل جلالہ و م نوالہ اس کتاب کو شرف قبولیت عطا فرما کر نہایت کا ذریعہ بنائے اور اس کا ثواب میرے محبوب شیخ شفیق الامت رحمۃ اللہ علیہ کو بھی پہنچائے۔ (اعلیٰ تم التمن)

واللہ اعلم

غلام زہر فطیمین شفیق الامت

ماسی و خالی محمد جلدیہ عین عین علی من

۱۵ / شعبان ۱۴۳۱ھ ۲۰۱۰ء



گزارش :- اس کتاب کو حفاظت سے رکھیں خدائے ذکر میں

اگر ضرورت پوری ہو جائے تو کسی دوسرے شخص کو دے دیں۔

تسانیف

شیخ رحمۃ اللہ حضرت مولانا محمد فاروق صاحب دامت برکاتہم

خلیفہ مجاز

دار الفکر ککالاسٹ حضرت مولانا محمد مسیح اللہ صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ

- | | |
|---------------------------------|------------------------------------|
| ۱) پہنچتی فرنگیں از تہ بہ تہا | ۲) غار فریبت و قسم (اگرچہ ہی) |
| ۳) زکریا کی داستان | ۴) حاسن کے لیل و لہار |
| ۵) اللہ کی قدرتی | ۶) طاری لہار |
| ۷) حکم احکام | ۸) حکم مروت |
| ۹) حکم زیارت | ۱۰) رہنمائے کونج |
| ۱۱) سواطع ادب | ۱۲) طریقت طری |
| ۱۳) قبولِ رحمت | ۱۴) سہولتِ جہد |
| ۱۵) لکھنؤ کی | ۱۶) سلم کابل |
| ۱۷) دیں صبر | ۱۸) انتظارِ حق کو پہنچے |
| ۱۹) تو اسخامِ اللہ ہے | ۲۰) دارالعلوم زکریا کے علم سے نکلے |
| ۲۱) رہیں بڑے "ککالاسٹ" کے بھائی | |

پاسبانِ حق @ یا موصوفاٹ کام

تسلی

مکتبہ النور پوسٹ بکس : ۱۳۰۱۲ کراچی

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

ایک مجلس کی تین طلاق

قرآن کریم کا حکم

اللہ تبارک و تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:

﴿الطَّلَاقُ مَرَّتَانٍ فَاَمَّا سَاكِنَةٌ مَوْفٍ اَوْ نَسْرِيحٌ بِاِحْسَانٍ﴾

(البقرہ آیت - ۲۲۹)

”وہ طلاق دو مرتبہ (ایک اسے پھر غلام رکھ لینا کا دے کے سوائے غلام چھوڑ دینا خوش منواری کے ساتھ۔“ (ایضاً قرآن)

گویا دو طلاقوں کے بعد مرد کو اختیار ہے۔ اگر وہ اس کو پھر اپنی بیوی بنانا چاہتا ہے تو معروف طریقہ سے روک لے۔ مثلاً طلاق رجعی ہے اور عدت باقی ہے تو رجوع کر لے اور اگر طلاق رجعی کی عدت ختم ہو گئی۔ یا طلاق بائن ہے تو عورت کی رضا مندی سے دوبارہ اس سے نکاح کر لے اور اگر یہ نہ چاہے تو اس کو جانے دے۔ لیکن اگر مرد نے تین طلاقیں دے دیں تو ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ:

﴿فَاِنْ طَلَّقَهَا فَلَا تَحِلُّ لَهٗ مِنْ بَعْدِ حَتَّىٰ تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرًا﴾

(البقرہ آیت - ۲۳۰)

”پھر اگر کوئی (تیسری) طلاق دے دے عورت کو تو پھر وہ اس کے لئے

حلال نہ رہے گی اس کے بعد یہاں تک کہ وہ اس کے سوا ایک اور خاوند کے ساتھ اہوت کے بعد نکاح کرے۔ ” (یہی مقرران)

اس لئے ”اگر اربو“ چاروں ملاموں کا اتفاق ہے کہ تین ملائیں جس طرح بھی دی جائیں وہ واقع ہو جاتی ہیں۔ اب جب تک دوسرے خاوند سے نکاح نہ کرے بھروسہ طلاق دے تو اس کی اہوت گزار کر یہ پہلے خاوند سے نکاح کر سکتی ہے۔

لیکن نوٹ پاک بیروان پر حضرت اقدس علیہ السلام اور جیلانی علیہ السلام علیہ فرماتے ہیں کہ یہودی مذہب میں تین طلاق کے بعد بھی بیوی سے رجوع کا حق ہے۔ یہود سے یہ مسئلہ روافضیہ لا شیڈ رائے لے لیا۔ (غیبی جہاں میں)

ہم نہاد اہل حدیث غیر مقلدوں نے ایک نئی تقسیم کر لی کہ اگر خاوند تین ہائیں کے زمانے میں تین ملائیں دے، پھر تو حلالہ شرعی کے بغیر عورت پہلے خاوند کے پاس نہیں آ سکتی لیکن اگر تین ملائیں ایک مجلس میں دے تو وہ ایک طلاق مسمیٰ جائے گی، اور خاوند کو رجوع کا حق ہے۔ اس کی مثال یوں سمجھیں کہ اہل اسلام کہتے ہیں کہ امام لا ینیاء سیدنا محمد مصطفیٰ ﷺ خاتم النبیین ہیں آپ ﷺ کے بعد کسی قسم کا کوئی نبی نہیں آ سکا۔ مگر مرزائیوں یعنی تھریانی نے ایک تقسیم کر لی ہے کہ آپ ﷺ کے بعد شریعت والا نبی تو نہیں آ سکا البتہ غیر تھریانی نبی آ سکا ہے اسی طرح غیر مقلدین نے تین طلاق کے مسئلہ میں تقسیم کر لی کہ بعض قسم کی تین ملائیں تین ہوتی ہیں۔ اور بعض قسم کی تین ملائیں ایک رجوعی طلاق ہوتی ہے۔ یہودیوں کے پاس طلاق کی کوئی تحدید نہیں جتنی ملائیں چاہے خاوند دہزار دے اور رجوع کرنا رہے، نہ چھاری عورت کو بوائے نہ آزاد کرے غیر مقلدین مسئلہ طلاق میں یہودیوں اور روافضیوں (لا شیڈ رائے) سے حلق ہیں ۔

پہنا تو ہے نظام کہیں نے لباس تو

نہاں کے جام پہ یہ حادثہ ہوا تو ہے

طلاق کے معنی

وقت میں طلاق کے معنی ہیں: ”کھولنا، چھوڑنا“ لیکن اصطلاح شریعت میں: ”مرد کا عورت کو نکاح سے مائلہ ہونے والی پابندیوں سے آزاد کر دینا طلاق کہلاتا ہے۔“

طلاق کی قسمیں

یہ بات جانتی چاہئے کہ وقت و محل کے اعتبار سے نفس طلاق کی تین قسمیں ہیں ①
 ② حسن ③ حسن کوئی بھی کہتے ہیں ④ بدلی۔

① طلاق حسن

طلاق حسن کی صورت یہ ہے کہ ایک طلاق رجعی پاکی کی حالت میں دی جائے جس میں جماع نہ کیا ہو اور پھر اس کو اسی حالت میں چھوڑ دے (یعنی پھر نہ تو اس کو اور طلاق دے اور نہ اس سے جماع کرے) یہاں تک کہ اس کی عدت پوری ہو جائے۔ طلاق کی یہ پہلی قسم سب سے بہتر ہے۔

② طلاق حسن

طلاق حسن کی یہ صورت ہے کہ ایک طلاق رجعی پاکی کی حالت میں دی جائے جس میں جماع نہ کیا ہو بشرطیکہ عورت مدخلیہ یا ہو اور اگر عورت فہیدہ قبول کیا ہو تو اس کے لئے ایک طلاق حسن ہے نیز اس کو حیض کی حالت میں بھی طلاق دی جا سکتی ہے اور آخر، صغیرہ اور حاملہ عورتوں کے لئے طلاق حسن یہ ہے کہ ان کو اتنی مہینہ تک ابھرے کہ ایک طلاق دی جائے نیز ان عورتوں کو جماع کے بعد بھی طلاق دیا جاتا ہے۔ طلاق کی یہ دوسری قسم بھی بہتر ہے۔

⑤ طلاق بدلی

طلاق بدلی کی صورت یہ ہے کہ مدخلی بیاہ کو پاکی کی حالت میں ایک ہی دفعہ میں تین حلقوں میں دینے سے یا ایسی دو حلقوں میں دے جس میں رجعت کی گنجائش نہ ہو یا اس کو اس پاکی کی حالت میں طلاق دے جس میں جماع کر چکا ہو اس طرح اگر کسی شخص نے حیض کی حالت میں طلاق دی تو یہ بھی طلاق بدلی کے حکم میں ہے اور اگر وہ عورت کہ جس کو حیض کی حالت میں طلاق دی ہے مدخلی بیاہ تو صحیح تر روایت کے مطابق اس سے رجوع کرنا واجب ہے جبکہ بعض اہل علم نے رجوع کرنے کو مستحب کہا ہے۔ پھر جب وہ پاک ہو جائے اور اس کے بعد دو سرا حیض آئے اور پھر اس سے بھی پاک ہو جائے تب اگر طلاق دینا ہی ضروری ہو تو اس دوسری پاکی کی حالت میں طلاق دی جائے۔ طلاق کی یہ تیسری قسم شریعت کی نظر میں پسندیدہ ہے گو طلاق واقع ہو جاتی ہے مگر طلاق دینے والا مجبور ہوتا ہے۔

دفعہ کے اعتبار سے طلاق کی دو قسمیں ہیں:

① رجعی ② بائن۔

① طلاق رجعی

طلاق رجعی کی صورت تو یہ ہے کہ طلاق دینے والا ایک بار یا دو مرتبہ الفاظ میں یوں کہے کہ انت طالق یا مطلقک یا مرد میں اس کہے ”تجھ پر طلاق ہے یا میں نے تجھے طلاق دی“ اس طرح طلاق دینے سے طلاق دینے والا ایام عدت میں بغیر نکاح کے رجوع کر سکتا ہے۔ یعنی اگر وہ یوں کہے کہ میں نے تجھ سے رجوع کیا یا اس کو باہ لگائے یا مساس کرے اور یا اس سے جماع کرے تو اس سے رجوع ہو جاتا ہے جد چ نکاح کی ضرورت نہیں ہوتی۔

② طلاق بائن

طلاق بائن کی صورت یہ ہے کہ طلاق کے الفاظ کے ذریعے طلاق دی جائے جو اگرچہ مراداً طلاق کے لئے استعمال نہ ہوتے ہوں مگر کتابیہ وہ طلاق کا مفہوم بھی ادا کرتے ہوں، علامہ ابن تین الفاظ کتابیات کے جن کو حضرات فقہاء کرام رحمہ اللہ نے صریح طلاق کے لئے تسلیم کر لیا ہے، طلاق بائن کا حکم یہ ہے کہ عورت نکاح سے نکل جائے ہے تجھ پہ نکاح کے بغیر اس عورت کو بیوی بنا کر رکھنا حرام ہے۔

حکم اور نتیجہ کے اعتبار سے بھی طلاق کی دو قسمیں ہیں:

① مطلقہ ② مخلفہ۔

① طلاق مطلقہ

طلاق مطلقہ کی صورت یہ ہے کہ یکبارگی تین طلاقیں دی جائیں، مطلقہ اس کے کہ میں نے تین طلاق دی، یا الگ الگ تین طلاقیں دی جائیں، مطلقہ اس کے کہ میں نے طلاق دی میں نے طلاق دی میں نے طلاق دی، اس طلاق کے بعد طلاق دینے والا اس عورت کو دوبارہ اپنے نکاح میں بغیر طلاق نہیں لاسکتا طلاق کی صورت یہ ہے کہ وہ عورت عدت گزارنے کے بعد کسی دوسرے مرد سے نکاح کر لے اور دوسرا مرد اس سے جماع کر کے اس کو طلاق دے دے اور پھر جب اس کی عدت پوری ہو جائے تو پہلا شوہر اس سے نکاح کر لے۔

④ طلاق مخلفہ

طلاق مخلفہ کی صورت یہ ہے کہ یک بارگی یا الگ الگ دو طلاقیں یا ایک طلاق دے پھر اگر یہ دو طلاقیں یا ایک طلاق الفاظ صریح کے ساتھ ہو تو عدت کے آخر دور جماع کر سکتا ہے تجھ پہ نکاح کی ضرورت نہیں اور اگر الفاظ کتابیہ کے ساتھ ہو تو تجھ پہ نکاح

کے بعد اس کو اپنی بیوی بنا سکتا ہے طلاق کی ضرورت نہیں۔

ایک مجلس کی تین طلاق

اگر کوئی شخص اپنی بیوی کو تین طلاقیں دے دے خواہ الگ الگ نشست میں دے یا ایک وقت، خواہ وہ آدمی کے سامنے دے یا تنہائی میں دے ہر صورت میں اس مرد کو اپنی بیوی سے بغیر طلاق کے نکاح کرنا اور اس کو اپنی بیوی سمجھنا اور جماع کرنا قطعاً حرام اور زنا ہے اور ایسا شخص منہ طلاق پر اقامت اور ظالم ہے اور جو لوگ خلاف رسوم قطعہ کے ہوتے ہوئے غلط فتویٰ دیتے ہیں وہ حضرات اس بد فعل کے مصلوں ہوتے ہیں اور حکم الہی کا یہ ہے کہ اس صورت کو اس سے علیحدہ کر دیا جائے اور وہ شخص نکاح کرنے والا اور اس کے مصلوں جو اس نکاح میں شریک ہوئے یا جس نے نکاح پر حایا وہ جگہ گار ہوئے۔ سب تو یہ کریں اور آنکھ دایسے فعل کا اور خطاب نہ کریں۔

واضح ہو کہ تین طلاق اگر شوہر ایک دفعہ دے دے وہ تینوں طلاق واقع ہو جاتی ہیں۔ کچھ کچھ مجبور صحابہ کرام ائمہ اور جوہر رضی اللہ عنہم کا اجماع مذہب ہے۔ جب یہ اجماعی مسئلہ ہے۔ اب اس کے خلاف کرنا گمراہی اور خطرات ہے۔ پس بعد اس کے یعنی بعد اس اجماع صحابہ و ائمہ بعد ہر کے کسی کا خلاف معتبر نہیں ہے۔

طلاق دینے کا شرعی طریقہ

طلاق دینے کے تین طریقے ہیں:

- ① ایک یہ کہ بیوی یا بوری سے پاک ہو تو اس سے جنس قطع قائم کئے بغیر ایک ”رجعی طلاق“ دے اور پھر اس سے رجوع نہ کرے یہاں تک کہ اس کی عدت گزر جائے۔ اس صورت میں عدت کے اندر اندر رجوع کرنے کی گنجائش ہوگی۔ اور عدت کے بعد وہ باذن نکاح دو ٹکے تک یہ طریقہ سب سے بہتر ہے۔

● دو سراطریق یہ کہ الگ الگ تین طہروں میں تین طلاقیں دے۔ یہ صورت زیادہ بہتر نہیں اور بغیر شرعی حلالہ کے آئندہ نکاح نہیں ہو سکے گا۔

● تیسری صورت "طلاق بدعت" کی ہے جس کی کئی صورتیں ہیں۔ مثلاً یہ کہ بچی کو باہر لے کر حالت میں طلاق دے یا ایسے زمانے میں طلاق دے جس میں صحبت کر چکا ہو۔ یا ایک ہی خط سے یا ایک ہی مجلس میں یا ایک ہی زمانے میں تین طلاقیں دے ڈالے۔ یہ "طلاق بدعت" کہلاتی ہے۔ اس کا حکم یہ ہے کہ اس طریقہ سے طلاق دینے والا کلمہ گھر ہوتا ہے۔ مگر طلاق واقع ہو جاتی ہے۔ اگر ایک دی تو ایک واقع ہوئی۔ اگر دو طلاقیں دیں تو دو واقع ہوئیں اور اگر تین طلاقیں دے دیں تو تینوں واقع ہو گئیں لہذا ایک خط میں دی ہوں یا ایک مجلس میں یا ایک زمانے میں دیں یا الگ الگ الفاظ میں الگ الگ نشست میں دیں۔

مولانا عبدالحی فرنگی محلی لکھنوی کا فتویٰ

سوال: زید نے اپنی بچی کو حالت غضب میں کہا کہ میں نے طلاق دی، میں نے طلاق دی، میں نے طلاق دی، اس تین مرتبہ کہنے سے طلاق واقع ہوگی یا نہیں، اگر خفی ذہب میں طلاق واقع ہو، اور مثلاً شافعی ذہب میں واقع نہ ہو تو خفی کو شافعی ذہب پر اس صورت میں عمل کرنا جائز ہے یا نہیں؟

جواب: اس صورت میں خفیہ کے نزدیک تین طلاق واقع ہو گئی اور بغیر تحلیل کے نکاح درست نہ ہو گا، مگر وقت ضرورت اس صورت کا طریقہ ہونا اس سے دشوار ہو، اور احتیاطاً خاندانہ کا ہو، تنہید کسی اور اہم کی خاطر کرے گا تو کچھ مضائقہ نہ ہو گا، نظیر اس کی جواز نکاح زوجہ مستور و ہدۃ مستند الطہر موجود ہے کہ خفیہ عند الضرورة قول اہم بالغہ و مردانہ علیہ پر عمل کرنے کو درست رکھتے ہیں۔ (مجموع فتاویٰ، ص ۱۷۷)

مولانا عبدالحی فرنگی محلی لکھنوی کے فتویٰ کی تشریح

حضرت مولانا عبدالحی رحمۃ اللہ علیہ نے خود لکھا ہے کہ خفیہ کے نزدیک بطور حلال کے نکاح شوہرِ اہل کا اس صورتِ عقد کے ساتھ نہیں ہو سکا اور دوسرے کسی امام کا مذہب اس کے خلاف نقل نہیں کہ غلاں امام کے نزدیک حلال کی ضرورت نہیں ہے بلکہ مفقود الخبر کی پیروی کا مسک اور مستندۃ الظہر کا مسک لکھا ہے، اسواں دونوں مسئلوں میں حضراتِ فقہاء احناف رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے مذہب پر نقل کر لیا جائے، مگر عقد نکاح میں حلال کی ضرورت نہ ہو کسی امام کا مذہب حضرت مولانا عبدالحی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی نقل نہیں کیا کہ یہ کسی کا مذہب ہے اور کسی کی تخریج کی جائے، اصل یہ ہے کہ اس مسک میں چونکہ نص قطعی سے حلال ثابت ہے، اس لئے اس کا خلاف کرنا کسی کو درست نہیں ہے، اور باجماع یہ مسک ثابت ہے اور اجماع کے بعد کوئی خلاف اس مسک میں نہیں رہا اور جس کا خلاف تھا وہ پہلے تھا پھر سب نے بلا حائق حکم و قواعین طلاق کا ایسی صورت میں کیا ہے، اور غیر مقلدین کی جماعت خارج من الذہب جو اس زمانہ میں نص قطعی اور اجماعِ سلف کا خلاف کر رہی ہے وہ مرتدِ انگریز ہے۔

غیر مقلدوں کا فتویٰ

بعد حمد و صلوٰۃ کے واضح ہو کہ تین طلاق مذکورہ بالا ایک ہی کے حکم میں ہے لہذا رجوع کر سکا ہے چنانچہ سلیم شریف "میں یہ روایت موجود ہے:

﴿عن ابن عباس رضی اللہ عنہ قال کان الطلاق علی عهد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وایس مکر و سنن من خلافہ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ طلاق الثلث واحدة﴾

”حضرت سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ عطلاق رسول پاک ﷺ کے زمانہ مبارک میں دور اسیرانہ نہیں حضرت اہل مکہ صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانہ خلافت میں اور حضرت سیدنا عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانہ خلافت میں بھی دو سال تک ایسا ہوتا تھا کہ جب کوئی ایک مجلس میں تین عطلاق دیتا تھا تو وہ ایک ہی عطلاق ٹھہر کر جاتی تھی پھر حضرت سیدنا عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ لوگوں نے جلدی کرنا شروع کر دیا ہے عطلاق کے معاملے میں اور جو ان کو سہلت ملی تھی سو ہم اس کو اگر جاری کر دیں تو مناسب ہے پھر انہوں نے جاری کر دیا یعنی حکم دے دیا کہ جو ایک مجلس میں تین عطلاق دے تو تینوں واقع ہو گئیں۔“

اسلم شرف کتب احادیث و مساجد

حور عبدالرحمن مدرسہ مدرسہ مطہر العلوم

غیر مقلدوں کے فتویٰ کا جواب

یہ فتویٰ باطل غلط اور آیت قرآنیہ اعلیٰ صیحیحہ مجیدہ صحابہ کرام اور مجاہدین اسلام کے اجماع و مذہب کے خلاف ہے۔ اہل اصول صورت مذکورہ میں اس شخص کی بیوی پر تین عطلاق واقع ہو گئی اب بغیر طلاق کے وہ عورت شوہر اہل کے لئے حلال نہیں ہے۔

اللہ تبارک و تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

﴿فَإِنْ طَلَّقَهَا خِلَا لِمَنْ لَهُ مِنْ بَعْدِ حَتَّى تَضَعُ زَوْجًا غَيْرَهُ﴾

(پھر اگر کوئی طلاق دے عورت کو تو پھر وہ اس کے لئے حلال نہ رہے)

”پھر اگر کوئی طلاق دے عورت کو تو پھر وہ اس کے لئے حلال نہ رہے“

کی اس کے بعد یہاں تک کہ وہ اس کے سوا ایک اور غاوند کے ساتھ
 نکاح کرے۔ ”اَوْنِ اقْرَبُوْا“

نہ کو وہ واقعہ میں اگرچہ انت کے لئے عمل کی یہ راہ اجماع صحابہ کرام و تابعین عظام
 رضی اللہ تعالیٰ عنہم مقرر ہو گئی تھی مطلقاً ایک وقت دینا اگرچہ بغیر مستحسن اور رسول
 پاک ﷺ کی عارضی کاسبب ہے، مگر اس کے باوجود جس نے اس قطعی کار خطاب کیا
 اس کی پیروی اس پر حرام ہو جائے گی۔ اور بغیر دوسرے شخص سے نکاح و طلاق کے اس
 کے لئے حلال نہ ہو گی۔

لیکن علمی اور فطری طور پر یہاں دو اشکال پیدا ہوتے ہیں:

پہلا اشکال:

اول اشکال تو یہ کہ سابقہ قرآن میں متعدد روایات حدیث کے حوالے سے یہ بات
 ثابت ہو چکی ہے کہ تین طلاق ایک وقت دینے والے پر رسول پاک ﷺ نے بھی تین
 طلاق کو نافذ فرمایا ہے اس کو رجعت یا نکاح مجدد یہ کیا جازات نہیں دی، پھر اس واقعہ میں
 حضرت سیدنا عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے اس کلام کا کیا مطلب ہو گا کہ
 رسول پاک ﷺ کے زمانے میں اور حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے
 زمانے میں اور دو سال تک حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانے کے
 اندر تین طلاق کو ایک ہی مانا جاتا تھا، حضرت سیدنا عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تین طلاق
 کا فیصلہ فرمایا۔

دوسرا اشکال:

دوسرا اشکال یہ ہے کہ اگر واقعہ اسی طرح حلیم کر لیا جائے کہ رسول پاک ﷺ
 کے زمانے میں حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانے میں تین طلاق

کو ایک ہی جاتا تھا، تو حضرت سیدنا عمرؓ روضہ اللہ تعالیٰ عنہ نے اس فعل کو کیسے بدل دیا، اور بالفرض اس سے کوئی غلطی بھی ہو گئی تھی تو قسم حضرت صحابہ کرامؓ نے اس کو کیسے حلیم کر لیا؟

جواب: حضرت فقہا کرام و محدثین عظام رحمہم اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے اس کے مختلف جوابات دیئے ہیں۔

شیخ الاسلام حضرت امام نووی شافعی رحمہ اللہ علیہ نے اس کا جواب سالہ بخود بے غلط دیا ہے فرماتے ہیں کہ:

حضرت امیر المومنین سیدنا عمرؓ میں خطاب روضہ اللہ تعالیٰ عنہ کا یہ فرمان اور اس پر حضرت صحابہ کرامؓ کا اجماع طلاق طلاق کی ایک خاص صورت کے متعلق قرار دیا جائے گا یہ کہ کوئی شخص تین بار یہ کہے کہ تجھ کو طلاق، تجھ کو طلاق، تجھ کو طلاق یہاں کہے کہ میں نے طلاق دی، میں نے طلاق دی، میں نے طلاق دی۔

یہ صورت ایسی ہے کہ اس کے معنی میں دو احتمال ہوتے ہیں، ایک یہ کہ کہنے والے نے تین طلاق دینے کی نیت سے یہ الفاظ کہے ہوں، دوسرے یہ کہ تین بار محض تاکید کے لئے تکرار کیا ہو، تین طلاق کی نیت نہ ہو، بلکہ یہ ظاہر ہے کہ نیت کا علم کہنے والے ہی کے اقرار سے ہو سکتا ہے، رسول پاک ﷺ کے زمانہ مبارک میں صدق و درایت عام اور غائب خفیہ، اگر ایسے الفاظ کہنے کے بعد کسی نے یہ بیان کیا کہ میری نیت تین طلاق کی نہیں تھی، بلکہ محض تاکید کے لئے یہ الفاظ تکرار ہوئے تھے تو رسول پاک ﷺ اس کے طعن و بیان کی تصدیق فرمادیتے، بلکہ اس کو ایک ہی طلاق قرار دیتے تھے۔

اس کی تصدیق حضرت رکانہ روضہ اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث سے ہوتی ہے جس میں مذکور ہے کہ انہوں نے اپنی بیوی کو لفظ الحبشہ کے ساتھ طلاق دے دی تھی، یہ لفظ عربی کے عرب عام میں تین طلاق کے لئے بولا جاتا تھا، مگر تین اس کا مفہوم صرف تین نہیں تھا،

اور حضرت سیدنا رکانہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ میری نیت تو اس لفظ سے تین طلاق کی نہیں تھی بلکہ ایک طلاق دینے کا قصد تھا، رسول پاک ﷺ نے ان کو قسم دی انہوں نے اس پر حلف کر لیا، تو رسول پاک ﷺ نے ایک ہی طلاق قرار دے دی۔

یہ حدیث ترمذی، ابوداؤد، ابن ماجہ اور دارمی شریف میں مختلف سندوں اور مختلف الفاظ کے ساتھ منقول ہے، بعض الفاظ میں یہ بھی ہے کہ حضرت سیدنا رکانہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی بیوی کو تین طلاق دے دی تھیں مگر ابوداؤد شریف نے ترجیح اس کو دی ہے کہ دراصل حضرت سیدنا رکانہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے لفظ اہلۃ سے طلاق دی تھی، یہ لفظ چونکہ عام طور پر تین طلاق کے لئے بولا جاتا تھا اس لئے کسی راوی نے اس کو تین طلاق سے تعبیر کر دیا ہے۔

بہر حال اس حدیث سے یہ بات باخلاق ثابت ہے کہ حضرت سیدنا رکانہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طلاق کو رسول پاک ﷺ نے ایک اس وقت قرار دیا جب کہ انہوں نے حلف کے ساتھ بیان دیا کہ میری نیت تین طلاق کی نہیں تھی، اس سے بھی یہ عیاض ثابت ہوتا ہے کہ انہوں نے تین طلاق کے الفاظ صریح اور صاف نہیں کہے تھے ورنہ پھر تین کی نیت نہ کرنے کا کوئی احتمال ہی نہ رہتا نہ ان سے سوال کی کوئی ضرورت رہتی۔

اس واقعہ نے یہ بات واضح کر دی کہ جن الفاظ میں یہ احتمال ہو کہ تین کی نیت کی ہے یا ایک ہی کی تاکید کی ہے ان میں رسول پاک ﷺ نے ظنیہ بیان یا ایک قرار دے دیا، کیونکہ زمانہ سہائی و دیانت کا تھا، اس کا احتمال بہت بعید تھا کہ کوئی شخص بھولی قسم کھائے۔ امیر المومنین حضرت سیدنا ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانے مبارک میں اور حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ابتدائی زمانے میں دو سال تک یہ ہی طریقہ جاری رہا، پھر حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے زمانہ مبارک میں یہ محسوس کیا کہ اب سہائی و دیانت کا معیار گھٹ رہا ہے اور آنکھ حدیث کی چشمیں کوئی کے مطابق دور گھٹ جانے لگا، دوسری طرف ایسے واقعات کی کثرت ہو گئی کہ تین

مرتبہ الفاظ طلاق کہنے والے اپنی نیت صرف ایک طلاق کی بیان کرنے لگے تو یہ محسوس کیا گیا کہ اگر آنحضہ اسی طرح طلاق دیتے والے کے یہاں نیت کی تصدیق کر کے ایک طلاق قرار دی جائے تو بہت نہیں کہ لوگ شریعت اسلامیہ کی دی ہوئی اس سہولت کو بے جا استعمال کرنے لگیں۔ اور یہی کوہِ اہلس نے کے لئے جھوٹ کہہ دیں کہ نیت ایک ہی کی تھی حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی فراست اور انتظام دین میں دور بینی کو بھی حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے درست سمجھ کر اتفاق کیا، یہ حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم رسول پاک رضی اللہ عنہ کے مزاج شناس تھے۔ انہوں نے سمجھا کہ اگر ہمارے اس دور میں رسول پاک رضی اللہ عنہ موجود ہوتے تو یقیناً وہ بھی اب دلوں کی غلطی نیت اور صاحب معاملہ کے بیان پر مدد دیکھ کر فیصلہ نہ فرماتے، اس لئے قانون یہ بنا دیا کہ اب جو شخص تین بار قطع طلاق کا اقرار کرے گا، اس کی تین ہی حالتیں قرار دی جائیں گی، اس کی یہ بات نہ سنی جائے گی کہ اس نے نیت صرف ایک طلاق کی تھی۔

امیر المؤمنین حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مذکورہ بعد روایت میں جو الفاظ متقول ہیں وہ بھی ایسی ہی حضروں کی شہادت دیتے ہیں انہوں نے فرمایا کہ!

﴿ان اشخاص قد استعجلوا فی امر کانت لہم فیہ اناة فلو اعطینا علیہم﴾

”لوگ جلدی کرنے لگے ہیں ایک ایسے معاملہ میں جس میں ان کے لئے سہولت تھی، تو مناسبت رہے گا کہ ہم اس کو ان پر نافذ نہ کریں۔“

امیر المؤمنین حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اس فرمان اور اس پر حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے اجماع کی یہ وجہ جو بیان کی گئی ہے اس کی تصدیق روایات حدیث سے بھی ہوئی ہے، اور اس سے ان دونوں اشکال کا خود بخود حل نکل آتا ہے روایات حدیث میں رسول پاک رضی اللہ عنہ سے تین طلاق کو تین ہی قرار دے کر نافذ کرنا

مقصود و اعلات سے ثابت ہے تو حضرت سیدنا مہدواضہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا یہ فرمانا کیسے عجیب ہو سکتا ہے کہ رسول پاک ﷺ کے زمانہ مبارک میں تین کو ایک ہی مانا جاتا تھا کیونکہ معلوم ہوا کہ ایسی طلاق جو تین کے قطع سے دی گئی یا کمر طلاق تین کی نیت سے کیا گیا اس میں مہد و رسالت میں بھی تین ہی قرار دی جاتی تھیں، ایک قرار دینے کا قطع ایسی طلاق سے ہے جس میں تین کی تصریح نہ ہو یا تین طلاق کا اقرار نہ ہو، بلکہ تین بطور تاکید کے کہنے کا دعویٰ ہو۔

اب یہ اشکل بھی ختم ہو جاتا ہے کہ جب رسول پاک ﷺ نے تین کو ایک قرار دیا تھا تو حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کی مخالفت کیوں کی، اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اس سے اتفاق کیسے کر لیا کیونکہ اس صورت میں حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول پاک ﷺ کی دی ہوئی سہولت کے بے جا استعمال سے روکا ہے، معاذ اللہ! رسول پاک ﷺ کے کسی فیصلے کے خلاف کا یہاں کوئی ثابہ نہیں۔

اس طرح تمام اشکالات رفع ہو گئے۔ الحمد للہ! اس جگہ مسئلہ تین طلاق کی تکمیل بحث اور اس کی تفصیلات کا احاطہ مقصود نہیں، وہ شروع حدیث میں بہت مفصل ہے، اور بہت سے علماء نے اس کو مفصل رسالوں میں بھی واضح کر دیا ہے۔

کھنے کے لئے اتنا بھی کافی ہے۔ اَوَ اللّٰهُ الْمَوْلٰی وَالْمَعْبُودُ

① پہلی حدیث:

﴿قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ لَبِيدٍ قَالَ اخْبِرْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَأَةً ثَلَاثَ طَلِّقَاتٍ جَمِيعًا فَقَالَ غَضَبَانَا لَمْ يَلَلْ اِيْلَيْكَ بِكِتَابِ اللَّهِ وَانَا بَيْنَ اَيْدِيهِمْ كَمْ حَتَّى قَامَ رَجُلٌ وَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَا تَقْلِبْ﴾

”حضرت سیدنا محمود لہید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے خبر دی گئی رسول پاک ﷺ کو کسی شخص کی کہ اس نے طلاق دی اپنی عورت کو تین طلاق یک وقت پہ سن کر رسول پاک ﷺ کھڑے ہو گئے اور لمبے میں فرماتے گئے کیا اللہ تعالیٰ کی کتاب سے کھیل ہوتا ہے حالانکہ میں بھی تم میں موجود ہوں یہ بات سن کر ایک آدمی کھڑا ہوا اور کہنے لگا یا رسول اللہ ﷺ اس کو قتل کرالوں۔“ (بخاری شریف کتاب الطلاق ۶/۲۷۵)؛

② دوسری حدیث

”عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ وکانہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن ابیہ عن جدہ عنہ طلق امرأۃ ابنتہ فأتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ما اردت فقال واحدة قال اللہ قال اللہ ما اردت“

”حضرت سیدنا زکاء رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی بیوی کو تین طلاق دی تو رسول پاک ﷺ کے پاس آیا آپ نے سوال کیا قتل کیا تھا؟ ہر لا ایک طلاق کا آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کی قسم ہر لا اللہ تعالیٰ کی قسم آپ ﷺ نے فرمایا پھر تو ایک ہی طلاق دی۔“ (ابوداؤد شریف کتاب الطلاق ۶/۲۷۵)؛

③ تیسری حدیث

”ان سهل بن سعد الساعدي ان عمر بن الخطاب جاء الى عاصم بن عدي الانصاري فقال له يا عاصم ارايت رجلا وجد مع امرأته رجلا فقتلوه ام كيف يفعل؟ سل لي يا عاصم“

عن ذلك رسول الله صلى الله عليه وسلم لسان عاصم عن ذلك رسول الله صلى الله عليه وسلم المسائل وعابها حتى كبر على عاصم ما سمع من رسول الله صلى الله عليه وسلم فلما رجع عاصم الى اهله جاء عويمر فقال يا عاصم ماذا قال لك رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال عاصم لم تالني مخبر لقد كره رسول الله صلى الله عليه وسلم المسئلة التي سألته عنها قال عويمر والله لا انتهي حتى اسأله عنها فاقبل عويمر حتى اتى رسول الله صلى الله عليه وسلم وسط الناس فقال يا رسول الله ارايت رجلاً وجد مع امرائه رجلاً يفتله فيقتلونه ام كيف يفعل؟ فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم قد انزل الله فيك وفي صاحبك فأت بها قال شهد فتلا عما واثمع الناس عند رسول الله صلى الله عليه وسلم فلما فرغا قال عويمر كذبت عليها يا رسول الله ان امسكتها فظلمتها لئلا تليل ان يا مره رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ابن شهاب فكانت تلك سنة المعتلا عيين ﴿﴾

”حضرت سیدنا اہل بن سعد ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خبر دی کہ عویمر الجوفانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ مامم بن عدی انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آئے اور ان سے کہا کہ اے مامم تمہارا کیا خیال ہے اگر کوئی اپنی بیوی کے ساتھ کسی غیر مرد کو دیکھے تو کیا اسے وہ قتل کر سکتا ہے۔ لیکن پھر تم (شرعی قانون کی رو سے) اسے (شوہر کو) قتل کر دو گے۔ یا پھر وہ کیا کرے گا؟ مامم میرے لئے یہ مسکہ رسول پاک ﷺ سے پوچھ دیجئے۔ مامم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جب رسول پاک ﷺ سے یہ مسکہ پوچھا تو

رسول پاک ﷺ نے ان سوالات کو بچہند فرمایا اور اس سلسلے میں آپ ﷺ کے کلمات کا ماحر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بہت زیادہ اثر چڑا۔ اور جب وہ مجلس اپنے گھر آئے تو حضرت عویدہ الجہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا اگر ان سے پوچھا کہ بتائیے۔ ماحر رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ ﷺ نے کیا فرمایا؟ ماحر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس پر فرمایا تم نے میرے ساتھ کوئی اچھی بات نہیں کی اگر اس طرح کا سوال آپ ﷺ سے کرایا جو سوال تم نے پوچھا تھا اس پر آپ ﷺ نے بچہند ہی کا اعتبار فرمایا۔ حضرت عویدہ الجہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا بخدا یہ مسئلہ آپ ﷺ سے پوچھے بغیر میں باز نہیں آؤں گا۔ چنانچہ وہ روانہ ہوئے اور آپ ﷺ کی خدمت میں پہنچے۔ آپ ﷺ لوگوں کے درمیان تشریف رکھتے تھے حضرت عویدہ الجہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی، آپ ﷺ کا یہ خیال ہے۔ اگر کوئی شخص اپنی بیوی کے ساتھ کسی غیر مرد کو پا لینا ہے تو آپ ﷺ کا کیا خیال ہے۔ کیا وہ اسے قتل کر دے؟ لیکن اس صورت میں آپ اسے قتل کر دیں گے یا پھر اسے کیا کرنا چاہئے؟ آپ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے تمہاری بیوی کے بارے میں وحی نازل کی ہے اس لئے تم جانو کہ اپنی بیوی کو بھی ساتھ لاؤ۔ حضرت سیدنا اہل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان کیا کہ پھر دونوں امیاء بیوی انے لہان کیا لوگوں کے ساتھ میں بھی آپ ﷺ کے ساتھ اس وقت موجود تھا۔ لہان سے دونوں نکالے ہوئے تو حضرت عویدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی، یا رسول اللہ! اگر اس کے بعد بھی میں اسے اپنے پاس رکھوں تو اس کا مطلب یہ ہو گا کہ میں مجبور ہوں۔ چنانچہ انہوں نے آپ ﷺ کے حکم سے پہلے ہی اپنی بیوی کو حلق دی۔ اہل شہاب نے بیان کیا ہے کہ پھر لہان کرنے والوں کے لئے یہ ہی طریقہ

جہاں رہ گیا۔"

(بخاری شریف، اس طرح کتب اشکاف، خیر مذاکر، کتب العقائد، ص ۱۰۷)

④ چوتھی حدیث

عن عائشة رضي الله تعالى عنها قالت جئت امرأه رفاعه رضي الله تعالى عنه إلى النبي صلى الله عليه وسلم فقالت كنت عند رفاعه فظلمني فبث طلاقاً فلزوجت عبد الرحمن بن الزبير رضي الله تعالى عنه وإنما معه مثل هدية الثوب لتبسم رسول الله صلى الله عليه وسلم وقال التريدين أن نرجعي إلى رفاعه لا حتى تلوفني عسكته وبذوق عسكته قالت واهو بكر عنده وخالداً بن سعيد بالباب ينتظر أن يوزن له فنادى يا أبا بكر لا تسمع هذه ما تجهر به عند رسول الله صلى الله عليه وسلم

"حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ حضرت سیدہ رفاعہ زوجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بیوی رسول پاک ﷺ کے پاس آئی اور عرض کی کہ میں رفاعہ زوجہ کے نکاح میں تھی اور اس نے مجھے تین طلاق دیں، تب میں نے حضرت سیدہ عبدالرحمن بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نکاح کیا اور ان کے پاس کچھ نہیں سوا کپڑے کے سرے کے مانند (یعنی قابل ہمارا نہیں ہے) اور رسول پاک ﷺ مسکرائے اور ارشاد فرمایا کہ کیا تو ارادہ رکھتی ہے کہ رفاعہ کے نکاح میں بھر جائے؟ یہ بات بھی نہیں ہو سکتی ہے تب تو اس کی لذت ہمارا نہ چکے اور وہ تیری لذت نہ چکے حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ اسیر المؤمنین

حضرت سیدنا امیر مکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ ﷺ کی خدمت اقدس میں اس وقت موجود تھے اور حضرت سیدنا خالد بن سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ دروازے پر منتظر تھے کہ اجازت ہو تو میں بھی خدمت اقدس ﷺ میں آجاؤں اسو حضرت خالد بن سعید نے پکارا کہ اے امیر مکر آپ سنے نہیں کہ یہ عورت رسول پاک ﷺ کے سامنے کیا کہہ رہی ہے۔ ”اسلم شریف کتاب الخصال ص ۵۳، ابن ماجہ ۲۸۶۵، ترمذی شریف کتاب الخصال ص ۵۳، بخاری شریف کتاب الخصال ص ۵۳“

⑤ پانچویں حدیث

عن فاطمة بنت قیس رضي الله تعالى عنها قالت طلقت زوجي ثلاثاً فاردت النقلة فأنبت النسي صلى الله عليه وسلم فقال انتقلي الى ابن عمك عمر و ابن ام مكنوم فاعتدى عنده ﴿

”حضرت فاطمہ بن قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ میرے شوہر نے تین حلق دیے اور میں نے وہاں سے آنا چاہا اور رسول پاک ﷺ کی خدمت اقدس میں آئی آپ ﷺ نے فرمایا کہ تم اپنے ام مکر بنی ام مکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے گھر چلی جاؤ۔ ”اسلم شریف کتاب الخصال ص ۵۳، ابن ماجہ ۲۸۶۵، ترمذی شریف کتاب الخصال ص ۵۳“

⑥ چھٹی حدیث

عن مالك أنه بلغه عن رجل أجاز أبا عبد الله بن مسعود فقال

انی طلقت امراتی بمعانی تطلیقات فقال ابن مسعود فماذا قيل
لك قال قيل لي انها قد بانت مني فقال ابن مسعود صدقوا من
طلق كما امره الله فقد بين الله له ومن ليس على نفسه ليشا
جعلنا ليهذه لا تلبسوا على انفسكم وتحملوا عنكم هو كما
يقولون ﴿﴾

”ایک شخص حضرت سیدہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس
آیا اور کہا میں نے اپنی عورت کو دو سو طلاق دیں۔ حضرت سیدہ عبداللہ
بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا لوگوں نے تجھ سے کیا کہا وہ بولا مجھ
سے یہ کہا کہ عورت تیری تجھ سے بائیں ہو گئی ابی مسعود نے کہا ج ہے جو
فخمس طلاق دے گا اللہ تعالیٰ کے حکم کے سواقی تو اللہ تعالیٰ نے اس کی
صورت بیان کر دی اور جو گزر کرے گا اس کی پٹا اس کے سر لگا دیں گے۔
ست گزر کر دینا کہ ہم کو مصیبت اٹھانے سے۔ وہ لوگ جی کہتے ہیں عورت
تیری تجھ سے جدا ہو گی۔“ (سرمۃ اہل بیت ص ۱۵۷)

⑥ ساتویں حدیث

﴿عن ابن شہاب ان مروان بن الحکم کان یقضی فی الذین
یطلق امرأۃ البتہ انہا ثلاث بطلیات ﴿﴾
”حضرت ابن شہاب رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ مروان طلاق پتہ
میں تین طلاق کا حکم کرتا تھا۔“ (سرمۃ اہل بیت ص ۱۵۷)

⑧ آٹھویں حدیث

﴿عن عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ان رجلاً طلق امرأۃ ثلاثاً

فزوجت فطلق فسنل النبی صلی اللہ علیہ وسلم التحل
للاول فقال لا حتی یزوق عسلہا کما ذاق الاول ﴿

”حضرت سیدۃ ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ ایک صاحب نے اپنی بیوی کو تین طلاق دے دی تھی۔ ان کی بیوی نے دوسری شادی کر لی پھر دوسرے شوہر نے بھی (بم بستی سے پہلے) انہیں طلاق دے دی، رسول پاک ﷺ سے سوال کیا گیا کہ پہلا شوہر اب ان کے لئے حلال ہے (کہ ان سے دوبارہ شادی کر لیں) رسول پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ نہیں، یہاں تک کہ وہ یعنی شوہر جلی، اس کا مزہ چکھے جیسا کہ پہلے شوہر نے مزہ چکھا ہے۔“

(بخاری شریف ۶۸۰۰ کتاب النکاح صفحہ ۱۱۱)

⑨ نویں حدیث

عن عائشة قالت طلق رجل امرأته فزوجت زوجها غیرہ
فطلقها وكانت معہ مثل الهدیۃ فلم یصل منہ الی شیء تریدہ
ولم یلبث ان طلقها فأتت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقالت
یا رسول اللہ ان زوجی طلقنی واتی تزوجت زوجها غیرہ فلدخل
بی ولم یکن معہ الا مثل الهدیۃ فلم یفرس الی الہنۃ واحدة لم
یصل منی الی شیء فاحل لزوجی الاول فقال رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم لا تحلین لزوجک الاول حتی یزوق الآخر
عسلک و تنوقی عسلہ ﴿

”حضرت سیدۃ ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت

ہے کہ ایک صاحب نے اپنی بیوی کو طلاق دی پھر ایک دوسرے صاحب سے ان کی بیوی نے نکاح کیا، لیکن انہوں نے بھی اس خاتون کو طلاق دے دی اس دوسرے شوہر کے پاس کپڑے کے پلو کی طرح تھا یعنی وہ نامرد تھے اپنا نچہ ان دوسرے شوہر سے یہ جو چاہتی تھیں اس میں سے کچھ بھی نہیں مل سکا اسی لئے انہوں نے انہیں جلدی طلاق دے دی۔ پھر وہ خاتون رسول پاک ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کی کہ یا رسول اللہ! میرے شوہر نے مجھے طلاق دے دی تھی پھر میں نے ایک دوسرے مرد سے نکاح کیا۔ وہ میرے پاس تھپائی میں آئے لیکن ان کے پاس تو کپڑے کے پلو کی طرح کے سوا اور کچھ نہیں ہے اس لئے وہ میرے پاس صرف ایک مرتبہ آئے اور اس میں بھی مجھے ان سے کچھ نہیں ملا۔ تو کیا میرے پہلے شوہر میرے لئے حلال ہو جائیں گے کہ میں دوبارہ ان سے نکاح کر لوں رسول پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تمہارے پہلے شوہر تمہارے اس وقت تک حلال نہیں ہو سکتے جب تک تمہارے دوسرے شوہر تمہارا مزہ نہ چکے لیں اور تمہارا کامزہ نہ چکے لو۔"

(اللہ کی شریف کتاب طلاق ص ۳۷)

⑫ دسویں حدیث

عن ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی الرجل یتکون لہ العراۃ لیطلقھا لیتزوجھا رجل لیطلقھا قبل ان یدخل بها الترجیع الی الاول لال لا حتی یدخل العسيلة ﴿﴾

"حضرت سیدہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا اس مسکے میں اگر مرد کی ایک بیوی ہو

جس کو وہ طلاق دے دے (یعنی تین طلاق) پھر اس عورت سے ایک دوسرا مرد نکاح کرے اور وہ جماع سے پہلے اس کو طلاق دے دے تو یہ پہلے شوہر کے پاس پھر جا سکتی ہے فرمایا ہرگز نہیں پھر جا سکتی جب تک (دوسرے شوہر کا زمانہ چلے۔ "ابن ماجہ ص ۱۵۷)

صحیح بخاری شریف، مسلم شریف میں مروی ہے۔

حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ حضرت سیدنا رفاہ قرظی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بیوی رسول پاک ﷺ کے پاس آئی اور عرض کی کہ میں رفاہ قرظی کے نکاح میں تھی اور اس نے مجھے تین طلاق دیں، تب میں نے حضرت سیدنا عبدالرحمن بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نکاح کیا اور ان کے پاس کچھ نہیں سوائے کپڑے کے سرے کے ہاتھ (یعنی قفل جہان) نہیں ہے اسو رسول پاک ﷺ مسکرائے اور ارشاد فرمایا کہ کیا تو اردو رکھتی ہے کہ رفاہ قرظی کے نکاح میں پھر جائے؟ یہ بات بھی نہیں ہو سکتی جب تک تو اس کی لذت جماع نہ چلے اور وہ میری لذت نہ چلے حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ امیر المؤمنین حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ ﷺ کی خدمت اقدس میں اس وقت موجود تھے اور حضرت سیدنا خالد بن سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ دروازے پر غنڈہ تھے کہ اجازت ہو تو میں بھی خدمت اقدس ﷺ میں آ جاؤ اسو حضرت خالد بن سعید نے پکارا کہ اسے ابو بکر آپ سننے نہیں کہ یہ عورت رسول پاک ﷺ کے سامنے کیا کہہ رہی ہے۔

حدیث پاک میں بھی صراحت موجود ہے، اس طرح کی صریح حدیثوں کے بعد کیا گنجائش رہ جاتی ہے۔

اصل یہ ہے کہ تین دفعہ مطلقاً یہ کہا کہ طلاق دی، طلاق دی، طلاق دی اور کوئی نیت نہیں تھی تو اس میں اختلاف ہے کہ تین واقع ہوگی یا ایک، حضرت عبداللہ بن

مہاس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں اس صورت میں ماسیہ الملوٰئین حضرت سیدنا محمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانے تک ایک مراد کی جاتی تھی۔ یہ سمجھ کر کہ تاکید کے لئے تین بار کہا ہے، مگر خلافت عمر میں مولا از سر نو مجدد حلاق ہی مراد ہونے لگی تھی، اس لئے اس ایک حلاق کی صورت میں اسے تین حلاق قرار دینے یا اس روایت کا یہ مطلب ہے کیونکہ حضرت سیدنا محمد اللہ بن مہاس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا تئوں ہی تین حلاق کا ہی ہے۔

امام دارالہجرت سیدنا امام مالک رحمۃ اللہ علیہ "سوط امام مالک" میں روایت کرتے ہیں۔

حضرت عمر بن ابیاس بن یکیر رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ایک شخص نے اپنی بیوی کو تین حلاق دیں قبل جماع کے پھر اس سے نکاح کرنا چاہا پھر گیا مسک پہ چھنے میں بھی اس کے ساتھ گیا اس نے حضرت سیدنا محمد اللہ بن مہاس رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مسک پہ چھاؤںوں حضرات نے فرمایا کہ تجھ کو نکاح کرنا اس عورت سے درست نہیں جب تک وہ عورت دوسرے شوہر سے نکاح نہ کرے اور وہ اس سے جماع نہ کرے، وہ شخص بولا میری ایک حلاق سے وہ عورت ہائیں ہو گئی حضرت سیدنا محمد اللہ بن مہاس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا تو نے تو اپنے ہاتھوں سے خود اختیار کھو دیا، یعنی ایک حلاق کافی تھی اتنی حلاق بے فائدہ دی اب جب دے دی تو کیا ہو سکتا ہے ہاں حلاق کے درست نہیں۔ مطلق حلاق کو بغیر حلاق کے حلال کرنا گویا قرآن کریم کا مقابلہ کرنا ہے کہ قرآن کریم میں تین حلاق کے بعد صاف حکم ہے خود تین حلاق ایک دفعہ دی ہوں یا متفرق طور سے پس معلوم ہوا کہ بغیر مقلدوں کا یہ فتویٰ جواز نکاح کا بلا حلاق کے صورت نہ کورہ میں دینا صحیح منکرات اور گمراہی ہے۔ اس فتویٰ دینے والے بغیر مقلدین خارج عن المذہب کے فتویٰ کو ہرگز المست و المصمت مقلدین مانکر ارجح کو نہ ماننا چاہئے۔

اب حضرات صحابہ کرام و فقہاء عظام اور محدثین کی عبادت پر بھی غور و اہل کیجئے
تاکہ مسئلہ واضح طور پر سامنے آجائے۔

امیر المؤمنین حضرت سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنه کا فتویٰ

”کہ جو کوئی اپنی بیوی کو ایک مجلس میں تین حلقیں دیدے تو وہ ہائے
ہو جائے گی، اب دوسرے شوہر سے نکاح کئے بغیر پہلے شوہر کیلئے حلال نہ
ہوگی۔“ (مذاہب اہل مذاہب اربعہ ج ۱ ص ۱۲۷)

حضرت سیدنا امام حسن بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنه اور جملہ اہل بیت کا فتویٰ

”کہ اہل رسول ﷺ کا اس بات پر اجماع ہو چکا ہے کہ جو شخص ایک کمر
سے تین حلقیں دے گا اس کی بیوی اس پر حرام ہو جائے گی لہذا اس سے
بہتری کی ہو پائیں۔“

بلکہ تمام اہل بیت کے علماء حضرت سیدنا امام حسین، زین العابدین، علی، محمد
بن علی، ابیہر، محمد بن عمر بن علی، جعفر بن محمد، عبداللہ بن حسن، اور
حضرت محمد بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم، جمیع سب کے نزدیک تین
حلقیں تین ہی شمار ہوتی ہیں۔“ (مذاہب اہل مذاہب اربعہ ج ۱ ص ۱۲۷)

حضرت سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا فتویٰ

”کہ میں نے رسول ﷺ سے عرض کیا یا رسول اللہ میں اگر ایک

بارگی تین طلاقیں دے دیا پھر اس پر کیا فیصلہ ہو تا رسول پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا پھر تم اپنے رب کی نافرمانی کرتے اور تمہاری بیوی تم سے جدا ہو جاتی۔ ” (صحیح احمد، ۲/۵۸۳ ص ۵۸۳، دار الفکر)

حضرت سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا فتویٰ

”اگر ایک شخص نے اپنی بیوی کو تین طلاقیں دے دی ہیں اس پر حضرت سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ تم میں بعض لوگ اپنی ناک کو کندگی سے اکوڑہ کرتے ہیں پھر میرے پاس آتے ہیں مسئلہ پرچنے کے لئے، ہاؤ تم نے اپنے رب کی نافرمانی کی ہے اور تمہاری بیوی تم پر حرام ہو گئی۔“ (کتاب ۲۱، ص ۱۱۵)

حضرت امام طاووس بن کیان رحمۃ اللہ علیہ کا فتویٰ

بعض غیر مقلدین خارج مذہب نے حضرت سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف تین طلاقیں ایک واقع ہونے کی نسبت کی ہے وہ غلط اور بھوت ہے کیونکہ حضرت سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا فتویٰ اوپر گذر چکا ہے اب ان کے خاص شاگرد حضرت امام طاووس بن کیان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

”کہ جو ان کی طرف تین طلاقیں ایک ہونے کے قول کی نسبت کرتے ہیں وہ بھوت کہتے ہیں۔“ (الاحتفال علی منہما للعلانی، ص ۷۷)

حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا فتویٰ

”کہ اللہ تعالیٰ غیب جانتا ہے کہ قرآن کریم کا کلام اس امر پر دلالت کرتا

ہے کہ جس نے اپنی بیوی کو تین طلاقیں دے دیں مام اس سے کہ اس نے اس سے ہم بستری کی ہو یا نہ کی ہو تو وہ عورت اب اس شخص کے لئے حلال نہیں تاوقتیکہ وہ کسی اور مرد سے نکاح نہ کرے۔"

(کتب الامم ۵: ۵۵۵، شرح منی، مکتبہ دارالافتاء، ۱۳۴۳ھ)

حضرت امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کا فتویٰ

”جس شخص نے ایک ہی کلمہ میں تین طلاقیں دے دیں تو بے شک اس نے جہالت کا ارتکاب کیا مگر اس کی بیوی اس پر حرام ہو جائے گی اور اس کے لئے وہ کبھی حلال نہیں ہو سکتی جب تک وہ کسی اور مرد سے نکاح نہ کرے۔“ (کتب اصلہ ص ۱۴)

حضرت محمد بن اسماعیل امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کا فتویٰ

”اہل علم نے فرمایا کہ اگر تین طلاقیں ایک کلمہ میں دی جائیں تو اس سے حرمت ناپید آجاتی ہے بیوی حرام ہو جاتی ہے۔“ (الحدیث فیہ ما مضی ص ۱۰۰)

حضرت امام ابو جعفر احمد بن محمد طحاوی حنفیؒ کا فتویٰ

”امیر المؤمنین حضرت سیدہ عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سب لوگوں سے اس بارے میں خطاب فرمایا اور ان میں جناب رسول پاک ﷺ کے صحابہؓ بھی موجود تھے جو بتولی جاتے تھے کہ اس سے قبل رسول پاک ﷺ کے زمانے مبارک میں اس کے متعلق کیا ہوتا رہا؟ لیکن ان میں سے کسی نے اس کا انکار نہیں کیا اور نہ کسی نے حضرت سیدہ عمر فاروق

رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اس حکم کو نہیں مالا تو یہ ایک بہت بڑی محنت ہے کہ اس کے خلاف جو پہلے ہو چکا ہو، منسوخ ہے کیونکہ جب رسول پاک ﷺ کے تمام صحابہ رضی اللہ عنہم ایک عمل پر متفق ہو جائیں تو وہ لازماً حجت ہے اور جس طرح نقل ہے ان کا اجماع کہ ہم وہ خطا سے پاک ہے اسی طرح رائے پر بھی ان کا اجماع کہ ہم وہ خطا سے بری ہے۔ (شرح سنن ابی داؤد، ص ۱۰۷)

حضرت امام بدر الدین عینی رحمۃ اللہ علیہ کا فتویٰ

”جمہور علماء اہلسنت والجماعت کا جن میں حضرات تاجعین کرام، تاجعین تاجعین رحمہم اللہ تعالیٰ علیہم اور بعد کے حضرات بھی شامل ہیں یہ مذہب ہے کہ تین طلاقیں تین ہی ہوں گی اور یہی امام روزاں، امام سفیان ثوری، امام اعظم ابو حنیفہ، امام مالک، امام شافعی اور امام احمد بن حنبل رحمہم اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین وغیرہ کا مذہب ہے۔“ (امدادی شرح عذری، ص ۱۰۷)

حضرت امام ابن ہمام خفی رحمۃ اللہ علیہ کا فتویٰ

”جمہور حضرات صحابہ کرام تاجعین عظام اور ائمہ مسلمین رضی اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کا یہ مذہب ہے کہ تین طلاقیں تین ہی ہوں گی اس بات پر حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم کا اجماع ہے۔“ (ایضاح تہذیب، ص ۱۲۷)

حضرت علامہ آلوسی سید محمود بغدادی خفی کا فتویٰ

”جب حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا اس پر اتفاق ہو چکا ہے تو بغیر کسی نص کے تو یہ نہیں ہو سکتا یہی وجہ ہے کہ جمہور علماء اہلسنت والجماعت کا بھی

ایک پر اتفاق ہے۔ ”اور دعائیہ (۱۵۷۵ء)

حضرت امام زرقانی مالکی رحمۃ اللہ علیہ کا فتویٰ

”جس پر طلاق ثلاثہ ورجاوت تین طلاقیں کے نالغ ہونے کے قائل ہیں اس پر اجماع ہے اور اس کے خلاف قول شاذ ہے اس کی طرف اکتفا ہی نہیں کیا جاسکتا۔“ (ذریعہ فہم ص ۱۸۱)

حضرت ابو زکریا بن یحییٰ بن شرف امام نووی شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا فتویٰ

”جس شخص نے اپنی بیوی کو کہا کہ تجھ پر تین طلاق ہے تو امام اعظم ابو حنیفہ، امام مالک، امام شافعی اور امام احمد بن حنبل رحمہم اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین اور جس پر طلاق کا یہ عقیدہ ہے کہ تین طلاقیں ہی واقع ہوں گی۔“ (المرآۃ لمعرفۃ ص ۱۴)

حضرت امام جلال الدین عبدالرحمن سیوطی شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا فتویٰ

”مقلدین ائمہ اربعہ کا یہ گمان ہے کہ جو تین طلاقیں رونق دہی جائیں تو وہ تین ہی شمار ہوتی ہیں۔“ (مسند مالک ص ۱۵۵)

حضرت امام حافظ ابن حجر عسقلانی شافعی کا فتویٰ

”تخلیم حد اور اسی طرح تین طلاقیں کے تین ہونے پر اسیر المؤمنین

حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور خلافت میں اختلاف و
اجماع واقع ہو چکا تھا اور ان کا اجماع خود اس بات پر دال ہے کہ ان کو کس طرح
کاظم ہو چکا تھا۔ اگرچہ اس سے پہلے بعض کو اس کا علم نہ ہو سکا ہو اب جو
شخص اس اجماع کے بعد اس کی مخالفت کرتا ہے تو وہ اجماع کا منکر اور اس
کا تارک ہے اور جمہور المستند الجماعت کا اختلاف ہے کہ اجماع کے بعد
اختلاف پیدا کرنا مردود ہے۔ ”درج ابدی شرح حدی شریف ص ۱۴۳

حضرت امام محمد بن عبدالرحمن دمشقی شافعیؒ کا فتویٰ

”حضرات ائمہ اربعہ رحمہم اللہ تعالیٰ علیہم کا اس بات پر اتفاق ہے کہ جس
مورت کو بھارت حیض طلاق دی گئی ہو جب کہ اس سے ہم بستری ہو چکی ہو
یا ایسی حالت میں طلاق دی گئی ہو جس میں اس سے ہم بستری کی گئی ہو تو یہ
کاروائی تو حرام ہے مگر بلا شک طلاق واقع ہو جانے کی بعد اسی طرح نئی
طلاق کا منع کرنا بھی حرام ہے لیکن واقع ہو جائیں گی۔“

(مسند امام سیدنا بیہق شافعی ص ۱۷۷)

حضرت امام حافظ ابن القیم الجوزی رحمۃ اللہ علیہ کا فتویٰ

”حضرت صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور ان کے پڑشوا اسیرانوشین حضرت سیدنا عمر
فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جب یہ دیکھا کہ لوگوں نے طلاق کے معاملہ
میں دونوں تین طلاقیں دے کر محاکمات کا ثبوت پیش کرنا شروع کر دیا ہے تو
اللہ تعالیٰ نے خلیفہ راشد اور ان کے دیگر رفقاء کی زبان پر شروع اور فقہ
کی رو سے یہ حکم جاری اور ساری کر دیا کہ جو چیز لوگوں نے اپنے اوپر لازم
کر رکھی ہے اس کا اجرا اور خلاف کر دیا جائے۔“ (مسند ابن القیم ص ۱۷۷)

حضرت امام بدر الدین ابو عبد اللہ محمد بن علی البعلی ضبلی رحمۃ اللہ علیہ کا فتویٰ

”تین طاقیں جو بیوی کو بیستری سے پہلے دی جائیں یا بعد کو دی جائیں
دو دنوں صورتوں کا حکم انہیں اربعہ کے نزدیک ایک ہی ہے۔ وہ یہ کہ وہ بیوی
اس شوہر پر حرام ہو جاتی ہے اور جمہور علماء اہلسنت والجماعت کا یہ قول
ہے۔“ (مختصر الفتاویٰ ص ۱۲۳)

حضرت قاضی محمد بن علی امام شوکانی رحمۃ اللہ علیہ کا فتویٰ

”کہ جمہور تابعین اور حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی اکثریت اور ائمہ اربعہ
اور اہل بیت کا ایک طائفہ جن میں امیر المؤمنین حضرت سیدنا علی بن ابی
طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی شامل ہیں یکن مذہب ہے کہ تینوں طاقیں
واقع ہو جاتی ہیں۔“ (اہل ہدایہ ص ۱۲۳)

حلالہ شرعی کی تشریح

قرآن کریم میں یہ شلہ ہے کہ اگر شوہر بیوی کو تیسری طلاق دے دے تو وہ اس کے
لئے حلال نہیں رہتی۔ یہاں تک کہ وہ عورت اعدت کے بعد اور سرے شوہر سے
نکاح (صحیح) کرے اور نکاح کے بعد دوبارہ شوہر اس سے محبت کرے یہ شرط ہے پھر
جائے یا ازغیر طلاق دے دے اور اس کی عدت گزر جائے۔ تب یہ عورت پہلے شوہر
کے لئے حلال ہوگی اور وہ اس سے دوبارہ نکاح کر سکے گا یہ حلالہ شرعی ہے۔

تین طلاق کے بعد عورت کا کسی سے اس شرط پر نکاح کر دینا کہ وہ محبت کے بعد

طلاق دے دے گا۔ یہ شرط باطل ہے اور حضور رسول پاک ﷺ نے ایسا حلال کرنے والے اور کرائے والے پر لعنت فرمائی ہے جام ملعون ہونے کے باوجود اگر وہ سر شوہر صحبت کے بعد طلاق دے دے تو عدت کے بعد عورت پہلے شوہر کے لئے حلال ہو جائے گی۔ اور اگر وہ صحبت کے بغیر طلاق دے دے تو عورت پہلے شوہر کے لئے حلال نہیں ہوگی۔

اور اگر دوسرے مرد سے نکاح کرتے وقت یہ نہیں کہا گیا کہ وہ صحبت کے بعد طلاق دے دے گا۔ لیکن اس شخص کا اپنا خیال یہ ہو کہ وہ اس عورت کو صحبت کے بعد فارغ کر دے گا تو یہ صورت موجب لعنت نہیں۔ اسی طرح اگر عورت کی نیت یہ ہو کہ وہ دوسرے شوہر سے طلاق حاصل کر کے پہلے شوہر کے گھر میں آباد ہونے کے لائق ہو جائے گی تب بھی مکذہ نہیں۔

حلالہ کے مکروہ تحریمی ہونے کی صورت

ہدایہ اور فقہ کی دیگر کتابوں سے معلوم ہوتا ہے کہ اگر حلالہ کو زبان سے مشروط کیا گیا ہو یعنی مجلس میں عورت سے کہ جس کو اس کا شوہر نہیں طلاق دے چکا ہو یہ کہے کہ میں تم سے اس لئے نکاح کرتا ہوں کہ تمہیں اس شوہر کے لئے کہ جس نے تمہیں طلاق دی ہے، حلال کر دوں (یعنی میں تم سے صرف اس لئے نکاح کرتا ہوں کہ میں جملہ کے بعد تمہیں طلاق دے دوں تاکہ تمہارے پہلے شوہر کے لئے تم سے دوبارہ نکاح کرنا حلال ہو جائے) یا وہ عورت مجلس سے ہوں کہے کہ میں تم سے اس لئے نکاح کرتی ہوں کہ میں اپنے پہلے شوہر کے لئے حلال ہو جاؤں تو اس صورت میں حلالہ مکروہ تحریمی ہو چکا ہے۔ اگر زبان سے یہ نہ کہا جائے مگر نیت میں یہ بات ہو تو پھر مجلس نہ قاطبہ سواقت ہو گا اور نہ لعنت کا مورد ہو گا کیونکہ اس صورت میں یہ غی کہا جائے گا کہ اس کا مقصود راسل اصلاح احوال ہے۔

حضرت امام کمال الدین ابن امام فتویٰ رحمہ اللہ علیہ نے تحریر فرمایا ہے کہ اگر اس عورت نے کہ جس کو تمہیں طلاق دی جائیگی میں غیر کفو سے اپنے دل کی مہارت کے بغیر نکاح کر لیا اور پھر اس نے اس کے ساتھ جماع بھی کر لیا تو اس صورت میں پہلے شوہر کے لئے طلاق نہیں ہوگی، چنانچہ فتویٰ اسی قول پر ہے۔

محلل اور محلل لہ پر رسول پاک ﷺ کی طرف سے لعنت

عن عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال لعن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المحلل والمحلل لہ
 "حضرت سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہے روایت ہے کہ رسول پاک ﷺ نے محلل اور محلل لہ پر لعنت فرمائی ہے۔"

(سنن شریف کتاب الطلاق ج ۱ ص ۱۴)

اب یہاں "المحلل والمحلل لہ" میں دو باتیں سمجھنے کی ہیں:

پہلی بات:

پہلی بات یہ ہے کہ بشرط طلاق نکاح کرنا کیسا ہے، تو یہ بات بالاحتفاظ مذموم ہے اس میں کسی کا بھی اختلاف نہیں ہے۔

دوسری بات:

اگر اس طرح بشرط طلاق کسی نے نکاح کر لیا تو اس کی دو صورتیں ہیں۔

پہلی صورت:

بشرط طلاق کے نکاح کیا صرف اس کے دل میں تھا کہ میں جماع کرنے کے بعد

طلاق دے دوں گا تو اس مسئلہ کے بارے میں حضرات ائمہ احناف رحمہم اللہ کی کتب فقہ میں تحریر ہے کہ یہ صورت نہ سو م نہیں بلکہ ہو سکتا ہے کہ شاید اس پر ثواب بھی مل جائے۔

دوسری صورت:

اگر بشرط طلاق نکاح کیا کہ جماع کے بعد اس کو طلاق دوں گا اس صورت میں اختلاف ہے کہ یہ نکاح منعقد ہو گا یا نہیں پھر اگر نکاح منعقد ہو گیا تو یہ شوہر اہل کے لئے حلال ہو جائے گی یا نہیں۔

حضرات ائمہ احناف رحمہم اللہ کے نزدیک یہ نکاح منعقد ہو جائے گا اگرچہ یہ شرط باطل ہے اور اگر شوہر اپنی نے جماع کر کے طلاق دے دی یا انتقال ہو گیا تو یہ صورت شوہر اہل کے لئے حلال ہو جائے گی اس کی دودھیلیں ہیں۔

پہلی دلیل:

پہلی دلیل یہی حدیث ہے کہ نکاح مبنی منعقد نہ ہوتا تو نکاح مبنی مطلق اور شوہر اہل مطلق نہ نہیں بنے گا۔

دوسری دلیل:

حضرت محدث عبد الرزاق رحمۃ اللہ علیہ نے ایک روایت نقل کی ہے کہ اسیر المؤمنین حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے بشرط طلاق نکاح کیا تھا حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو جب اس بات کا علم ہوا تو اسے شکار فرمایا کہ تمہارا نکاح پر قائم نہ ہو یا طلاق دو ورنہ میں تمہیں سزا دوں گا۔

حضرات ائمہ احناف رحمہم اللہ تعالیٰ کا استدلال یہ ہے کہ جب دوسرے شوہر کو نکاح پر قائم رہنے کا حکم دیا تو معلوم ہوا کہ یہ بات علامت ہے اس بات کی کہ امیر المومنین حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس نکاح کو جائز سمجھتے تھے تو اس صورت سے جملہ بھی جائز ہے تو حلال دینے سے شوہر اذل کے لئے حلال بھی ہو جائے گی۔

مجبور اہلسنت والجماعت سلف و خلف رحمہم اللہ کے نزدیک اگر کسی شخص نے اپنی بیوی کو تین طلاقیں دے دی تو اس شخص کی بیوی پر طلاق مغلطہ ہو جائے گی چاہے وہ تین طلاقیں متفرق دی ہو یا مجتمع طور پر دی گئی ہو چاہے ایک لفظ کے ساتھ دی ہو یا کئی الفاظ کے ساتھ چاہے ایک مجلس میں دی گئی ہو یا کئی مجلسوں میں بہر حال رجوع کی اب کوئی گنجائش نہیں اب یہ صورت بغیر حلال کے شوہر اذل کے لئے حلال نہیں ہوگی جب دوسرے شوہر سے نکاح کیا تو پھر دوسرے شوہر بھی ہیں۔

پہلی صورت:

دوسرے شوہر نے بعد جماع طلاق دی یہ بعد جماع انتقال ہو گیا تو یہ پھر شوہر اذل کے لئے حلال ہو جائے گی۔

دوسری صورت:

دوسرے شوہر نے قبل جماع طلاق دی یا قبل جماع انتقال ہو گیا تو حلال نہیں ہوگی اس صورت کے متعلق اس حدیث سے معلوم ہوا کہ شوہر اذل کے لئے حلال ہونے کی شرط جماع ہے۔ یہ مجبور اہلسنت والجماعت سلف و خلف رحمہم اللہ کا مذہب ہے۔ اللہ تعالیٰ جل جلالہ و علمہ نواز قہم مسلمانوں کو صحیح صحیح دین کے احکامات کو سمجھنے کی اور عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائیں۔ آمین

اور ہر قسم کی خطرات و گمراہی سے بچتے اور بچانے کی توفیق عطا فرمائیں۔ (امین)

وصلی اللہ تعالیٰ علی عمرہ علقہ محمد

والا وصحبہ اجمعین

وباللہ التوفیق

طاہر زہر خلیفہ شفیق الامت

یامس و خالی عمر جلدی عثمان یمن علی من

۱۵ / شعبان ۱۴۳۱ھ ۲۰۱۱ء



پاسبانِ حق @ یا موڈ اسٹ کام

Telegram CHANNEL:

<https://t.me/pasbanehaq1>

تصانیف

محمد جاوید عثمان میمن

خلیفہ ہزار

شفیق الامت حضرت مولانا شاہ محمد فاروق صاحب سکھروی رحمۃ اللہ علیہ

○ صحاح مصطفیٰ ﷺ (ازہر طبع)

○ تہجد اور چالیسویں کی شرعی حیثیت

○ نماز جنازہ کے بعد کی دعا کا حکم

○ درود و سلام پر مفضل منکر

○ قرآن و سنت کی روشنی میں مسائل اہل ثواب کی ہدایت

○ ایک مجلس کی تین طلاقیں

○ حدیث منورہ کی عظمت و محبوبیت

○ فرض نمازوں کی حدود جزائی دعا کا ثبوت

○ اسلام اور نکاح (ازہر طبع)

○ شعبان کی پندرہویں رات کی حقیقت

————— ملنے کا پتہ —————

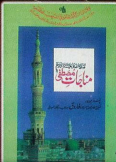
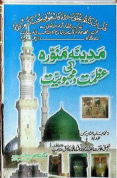
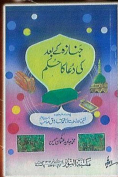
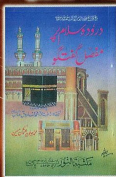
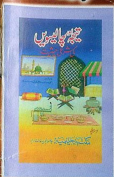
اسلامی کتب خانہ

علامہ بنوری ٹاؤن، کراچی نمبر ۵

تذاتیہ محمد جاوید عثمان مسکن

قلیہ دار

شعیت الامت حضرت مولانا شاہ محمد فاروق صاحب سکروری رحمۃ اللہ علیہ



ملنے کا پتہ :-
اسلامی کتب خانہ
علامہ بنوری ٹاؤن، کراچی نمبر ۵